بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرعات

محرم الحرام کی مناسبت سے اہل سنت حضرات کے ملاحظہ، غور اور اس پر عمل کے لئے اس کے احکام و مسائل اور بعض متعلقہ امور ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) شرعی حیثیت سے اس مہینے کے مقتضیات وہی ہیں جن کا ذکر مندرجہ تحت صحیح و مستند احادیث میں آگیا ہے۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل الصیام بعد شھر رمضان شھر اللہ المحرم "یعنی رمضان کے بعد (نفلی) روزوں کے لئے سب سے فضیلت والا مہینہ محرم ہے۔"
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے تو جب دیکھا کہ یہود عاشورے کے دن کا روزہ رکھتے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں تو فرمایا ماھذا الیوم الذی تصومونہ (اس دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو) انہوں نے کہا ھذا الیوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ وقومہ واغرق فرعون وقومہ فصامہ موسیٰ شکرا فنحن نصومہ کہ اس دن اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور انکی قوم کو نجات دی۔ اور انکے دشمن فرعون وغیرہ کو غرق کردیا۔ اس لئے حضرت موسیٰؑ نے شکر کے طور پر روزہ رکھا اور ہم بھی (ان کی اتباع اور اس دن کی تعظیم میں) روزہ رکھتے ہیں۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فنحن احق واولی بموسیٰ منکم فصامہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ "ہم پر موسیٰؑ کے حقوق تم سے زیادہ ہیں۔" چنانچہ خود بھی روزہ رکھا اور اسکا حکم بھی دیا (صحیح مسلم ص ۳۵۹)
- بعض احادیث میں یہ بھی ہے کہ یہود اس دن کو عید مناتے اور اس میں زیب و زینت بھی کرتے تھے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ وہ اس دن روزہ ہی رکھیں کان اھل خیبر یصومون یوم عاشوراء یتخذونہ عیدا ویلبسون نساءھم فیہ حلیھم وشارتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصوموہ انتم (صحیح مسلم ص ۳۵۹ ج ۱)
- بعض روایتوں میں ہے کہ قریش بھی اس دن روزہ رکھتے تھے (صحیح مسلم)
- اپنے آخری دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو ۹ محرم کے ساتھ ۱۰ محرم کا روزہ بھی ہم رکھیں گے۔ فاذا کان العام المقبل ان شاء اللہ صمنا الیوم التاسع (صحیح مسلم) وفی روایۃ لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع ولآمرن بصیام یوم قبلہ ویوم بعدہ (لطائف المعارف ص ۴۹)
- عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا یوم عاشوراء وخالفوا الیھود صوموا قبلہ یوما او بعدہ یوما (مسند امام احمد ص ۲۴۱ ... [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے روزے (کے ثواب) کی بابت سوال ہوا تو فرمایا اس سے گذشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں" سئل عن صوم یوم عاشوراء فقال یکفر السنۃ الماضیۃ (صحیح مسلم)

خلاصہ یہ ہے کہ جتنا امتیاز اس مہینے یا عاشورے کے دن کو حاصل ہے وہ روزے ہی سے متعلق ہے۔ اس کے سوا باقی جس قدر حدیثیں بیان کی جاتی ہیں۔ حفاظ و نقادان فن حدیث کی نظر میں ان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مشکوک ہے اس لئے ان کی بنا پر سب کام مثلاً اس دن خصوصی کھانا پکانا، گھر میں فراخی و توسیع کرنا، صدقہ و خیرات، مساکین کو کھانا کھلانا۔ دانے جوش دینا۔ سبیلیں لگوانا۔ ایسی سبیلوں سے پانی پینا۔ ماتمی لباس پہننا سرمہ لگانا۔ قبروں کی زیارت کو جانا وغیرہ سب امور بدعت و ناجائز ہیں۔ (ماثبت بالسنۃ وغیرہ)

(۲) اسلام کی تاریخ میں بڑا اہم حادثہ فاروق اعظمؓ کی شہادت کا ہے جو ایرانیوں اور یہودیوں کی سازش سے ۲۳ھ کے آخر میں واقع ہوئی اور یکم محرم ۲۴ھ کو آپکی تدفین عمل میں آئی ایک اہم حادثہ یہ ہوا کہ کوفے کے شیعیان علیؓ نے حضرت حسینؓ کو کوفہ بلایا۔ پھر اموی گورنر عبیداللہ ابن زیاد کی فوج میں شامل ہو کر خود ہی حضرت حسینؓ کو ان کے متعدد ساتھیوں اور گھروالوں سمیت کربلا کے میدان میں ۱۰ محرم ۶۱ھ کو شہید کر دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں حادثے بڑے ہی دوررس نتائج کے حامل تھے مگر ان سے محرم کی حیثیت میں مذہبی نقطۂ نگاہ سے کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

(۳) یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت سے اسلام اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ لیکن حضرت علیؓ سمیت کسی صحابی نے آپ کی تاریخ شہادت و تدفین کو کسی قسم کی اہمیت نہیں دی، مگر عجیب بات ہے کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کے دن ــــ ۱۰ محرم ــــ کو اتنی بڑی اہمیت دے دی گئی ــــ اس قدر کہ حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور خود حضرت حسینؓ کے والد حضرت علی مرتضیٰؓ کی مظلومانہ دل دوز شہادتیں بھی اس کے سامنے ماند پڑ گئیں ــــ!

حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں واقعہ شہادت حسینؓ ذکر کر کے کس قدر صحیح لکھا ہے کل مسلم ینبغی لہ ان یحزنہ قتلہ فانہ من سادات المسلمین وعلماء الصحابۃ وابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی ھی افضل بناتہ وقد کان عابداً وشجاعاً وسخیاً ولکن لا یحسن ما یفعلہ من اظہار الجزع والحزن الذی لعل اکثرہ تصنع ورباء وقد کان ابوہ افضل منہ

فقتل وهم لا يتخذون مأتما كمقتل الحسين وكذلك عثمان رضی کان افضل من علی عند اهل السنة وقد قتل وهو محصور فی داره وتحرذ بح من الوريد الى الوريد ولم يتخذ الناس يوم قتله مأتما وكذلك عمر بن الخطاب كان افضل من عثمان وعلى قتل وهو قائم يصلی فی المحراب صلوة الفجر ولم يتخذ الناس يوم قتله مأتما انتهى (ص ۲۰۳ ج ۸)

"یعنی ہر مسلمان کو حسین رضی کی شہادت کا غم ضرور ہونا چاہیئے کہ آنحضرت صلعم کے پیارے نواسے، اور عابد و بہادر صحابی کو شہید کر دیا گیا لیکن ان کے والد علی مرتضیٰ رضی کی شہادت کیا اس سے کم اہم ہے، پھر حضرت فاروق اعظم رضی اور حضرت عثمان رضی کی شہادتوں کے دنوں کو کسی صحابی نے یوم ماتم نہیں بنایا نہ کسی کو اہمیت دی۔"

اور شاہ ولی اللہ کا یہ ارشاد بھی کتنا مبنی برحقیقت ہے یا معاشر بنی ادم اتخذتم رسوما فاسدة تغير الدين اجتمعتم يوم عاشوراء فی الاباطيل فقوم اتخذ وه ماتما اما تعلمون ان الايام ايام الله والحوادث من مشيئة الله وان كان حسين رضی قتل فی هذا اليوم فای يوم لم يمت فيه محبوب من المحبوبين وقوم اتخذوه منسكا ات بصنيعكم (تفهيمات الهيه ص ۲۱۸ ج ۱۲) "لوگو! دین کو بدل ڈالنے والے کیسے رواجوں کے خوگر ہو گئے ہو۔ عاشورہ کے دن کیسی کیسی بیہودگیاں کرتے ہو۔ سب دن اللہ تعالےٰ کے ہیں حضرت حسین رضی اگر اتفاقاً اس دن شہید ہو گئے تو کون سا ایسا دن ہے جس میں کسی نہ کسی اللہ کے بندے کی وفات نہ ہوئی ہو۔"

(۴) بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ واقعہ کربلا کو مبالغہ آمیز داستان کی حیثیت سے بیان کرنے والے دو شخص ہیں ابو مخنف لوط بن یحییٰ، اور ہشام بن محمد الکلبی۔ مگر دونوں کے متعلق راویوں کی تحقیق کرنے والے محدثین کا فیصلہ ہے کہ یہ دونوں، داستان گو اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔

آٹھویں صدی کے مستند مورخ حافظ ابن کثیر یہ داستانی واقعات ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ اكثره من رواية ابی مخنف لوط بن يحيی وقد كان شيعيا وهو ضعيف الحديث عند الائمة لكنه اخبا ری (البدايه ص ۲۰۲ ج ۸)

ا۔ تفصیل لسان المیزان ص ۴۹۲ جلد ۴ میں ہے اور ہشام بن محمد کے متعلق حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر کہ وہ رافضی اور افسانہ طرازی تھا۔ حدیث میں قابل اعتماد نہ تھا۔ (لسان المیزان ص ۱۹۶ ج ۶)

(۱۳)

ان کا اکثر حصہ ابو مخنف صاحب کی داستان سرائی کا مرہون منت ہے
ں واقعہ کو بیان کرتے وقت تحقیق کر لیا کریں کہ اس میں کہیں لوط صاحب
ں واقعہ کا افسانوی حصہ شیعی پروپیگنڈا کا پہلا زینہ ہے ———— !